كانوا على امر جامع) فقال بعضهم لبعض ان هذا الرجل قد كان من امره ما كان و ما نامنه ان يثب علينا بمن اتبعه فاجمعوا فيه رايأ فقال بعضهم احبسوه فى الحديد واغلقوا عليه الباب و قال آخر ننفيه من بلدنا ولا نبالى اين وقع۔ ۔

(تاريخ بدأ الاسلام ـ محمد شبلى النعمانى ـ مطبع مفيد عام الكائن فى بلدة اكبر آباد ص ۱۸)

فارسی ترجمہ

«چوں قریش از اسلام انصار آگہی یافتند از غصہ دست بہم سودند و بآزار مسلمانان تیر تر گشتند و از رفتن آنحضرت بمدینہ اندیشہ ناک گشتہ در دار الندوہ کہ خانہ مشورہ بود (و آں خانہ را قصی بن کلاب طرح افگندہ بود و عرب در انجا از بہر شورائے انجمن می گشتند) گرد آمدند باہم گفتند ہما نا دیدید کہ کار ایں مرد از کجا تا کجا رسید ۔ اندیشہ است کہ روزے با پیروان خود برما دست تطاول کشد ۔ باید کہ ہمگان رائے بزنیم پس یکے گفت بروے بند نہید و در خانہ اش زندانی کنید دیگر گفت از شہرش بدر سازید و باز نجوئید کہ کجا رفت» ۔

(ترجمہ فارسی رسالہ بدء الاسلام ـ مولوی محمد عبد الحمید ـ مطبع مفید عام آگرہ ص ۱۲)

اس ترجمے سے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں مولانا فراہی کی اہلیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے ـ اس وقت مولانا کی عمر ۳۰ کے لگ بھگ ہوگی ـ فراہی نے ۱٦ برس کی عمر میں خاقانی کے تتبع میں قصیدہ لکھ کر اپنے اساتذہ کو حیرت میں ڈال دیا تھا ـ اس لئے فارسی زبان پر ان کی قدرت تو پہلے ہی سے مسلم تھی ـ باقی ترجمہ اپنی جگہ ایک الگ فن ہے اور بسا اوقات یہ تصنیف و تالیف سے مشکل ہوتا ہے ـ فراہی نے اس کام کو کس طرح انجام دیا نمونہ آپ کے سامنے ہے ـ رسالے میں بیچ میں عربی اشعار جہاں آئے ہیں انہیں یوں ہی رہنے دیا گیا ہے ـ یعنی ان کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے ـ

ترجمۂ فارسی طبقات ابن سعد

عربی ٹیکسٹ کا سرورق نقل مطابق اصل :ـ

قطعـــة

من طبقات محمد بن سعد كاتب الواقدى

فى

بعثة رسول الله الرسل بكتبه و ذكر وفادات العرب

على رسول الله صلى الله عليه و سلم

طبـــع بامـــر

النواب وقار الدوله وقار الملک المولوی

محمد مشتاق حسین انتصار جنگ بهادر

لافادة طلاّب مدرسه العلوم علی گڈھ

طبع فی مطبع مفید عام الکائن

فی بلدة اکبـــر آباد

سنـــه ۱۳۰۸ هـ ۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی آزاد لائبریری کے اوریئنٹل سیکشن میں اس کتاب کا نمبر درج ذیل ہے :-

۲۹۷ ۶۹۱

الف ۱۲ ق

فارسی ترجمے کا سرورق نقل مطابق اصل :-

ترجمـــه فارسی نارة

از

طبقات محمد بن سعد کاتب الواقدی

در ذکـــر

فرستادن پیغمبر خدا قاصدا نرا بسوی بادشاهان

و قبائل عرب و رسیدن سفیران عرب

نزد آنحضرت صلی الله علیه و سلم

ترجمـه نموده

مولوی محمد عبد الحمید صاحب اعظم گڈھی سلّمه الله تعالی

بحکـــم

نواب وقار الدوله وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین

انتصار جنگ بهادر بجهت افاده طالب علمان مدرسة العلوم علی گڈھ

۱۸۹۱ ء

در مطبع مفید عام آگره طبع شد ۔

لائبریری میں اس کتاب کا نمبر ہے ف

۹ء ۲۹۷

الف ۱۲ ت

ن ۳

اور صفحات کی تعداد ۱۰۶ ہے۔ سرورق مترجم کا نام خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ یہاں بھی عبدالحمید کی بجائے حمیدالدین ہے اور اسکے ساتھ محمد بھی لگا ہوا ہے۔ محمد کے ساتھ عبدالحمید کہیں اور نظر سے نہیں گزرا۔ ترجمہ کے سرورق کو عربی کتاب کے سرورق سے مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ بالکل آزاد ہے۔ اصل عبارت کی پابندی کو لازم نہیں سمجھا گیا اور بعض جگہ موقع محل کے لحاظ سے اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔ مثلاً بعثۃ رسول اللہ الرسل بکتبہ کا ترجمہ فرستادن پیغمبر خدا قاصد نرا سوی بادشاهان و قبائل عرب " کیا ہے۔ اس میں بسوی بادشاهان و قبائل عرب " اضافہ ہے۔ دوسری طرف بکتبہ کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو خود بخود سمجھ لیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے قاصد خطوط لے کر ہی جاتے ہیں۔ یہ حذف و اضافہ متن کے مطابق ہے۔ متن میں ملوک اور قبائل عرب کے پاس خطوط لے کر اشخاص کو بھیجنے کا ذکر ہے۔

عربی مس کے ابتداء میں درج مقدمہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ بھی مولانا فراہی کا لکھا ہوا ہے۔ قرائن اور داخلی شہادت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ فارسی ترجمے کے سرورق کی عبارت میں جو بعض تصرفات حذف و اضافہ کی صورت میں نظر آتے ہیں وہ مقدمے کی عبارت سے ہم آہنگ ہیں۔

ترجمے میں آخری صفحہ پر حاشیے میں دو سطروں کا ایک نوٹ ہے جو سید احمد کا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید کی نظر سے یہ ترجمہ گزرا اور انہوں نے ایک نوٹ بھی لکھا ہے۔ پوری کتاب میں صرف یہی ایک نوٹ ہے۔ تلاش کے باوجود کسی دوسرے نوٹ کا سراغ نہیں ملا۔

نوٹ یوں ہے۔

سفیران ملوک و قبائل نزد پیغمبر خدا صلعم آمدند نہ بنزد دیگراں۔ پس فرمودن پیغمبر خدا صلعم کہ این سفیر درندگان نزد سما آمده است صریح دلالت میکند کہ اینهمہ کلام مزاحاً بود چنانکہ حضرت صلعم گاہ گاہ بطور مزاح هم چیزے می فرمود صلی اللہ علیه و سلم۔

سید احمد

یہ نوٹ وفد السباع کی روایت پر ہے جو اس کتاب کی آخری روایت ہے اور اس کا نمبر ۱۳۶ ہے۔ سرسید کا یہ نوٹ اصل عربی متن میں نہیں ہے۔ یہ صرف فراهی کے فارسی ترجمے میں ہے۔

فراهی کے فارسی ترجمے سے پہلے مناسب ہوگا کہ عربی متن کی نسبت جس سے یہ ترجمہ کیا گیا مختصراً عرض کر دیا جائے۔ خوش قسمتی سے فارسی اور عربی دونوں هی نسخے مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے اورنٹنل سیکشن میں مل گئے اور میں نے ان سے استفادہ کیا۔ عربی متن کل ۱۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ سرنامہ کے بعد صفحہ ۲ - ۳ پر کتاب اور اس کے مصنف کی نسبت تعارفی کلمات هیں جس کے لکھنے والے کا نام درج نہیں۔ یہ "پیش لفظ" یا "عرض مرتب" قسم کی مختصر تحریر ہے۔ صفحہ ۴ سے اصل کتاب شروع هوتی ہے۔ ص ۳۷ تک اس کا ایک جزو ہے جس کا عنوان ہے "ذکر بعثة رسول الله الرسل بکتبه الی الملوک یدعوهم الی الاسلام و ما کتب به رسول الله لناس من العرب وغیرهم"

ص ۳۸ سے ص ۱۲۳ تک اس کا دوسرا جز ہے۔ اس کا عنوان ہے "ذکر وفادات العرب علی رسول الله صلعم"

پیش لفظ کی ابتدائی سطور سے اس کتاب پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اس کو نقل کر دینا مفید هوگا۔

"و بعد فهذان جزءان من طبقات ابن سعد - الاول فی ارساله صلی الله علیه وسلم الرسل الی الملوک و قبائل العرب - و الثانی فی وفادات العرب علی رسول الله صلی الله علیه و سلم - و لما کان من اهم الامور فی تاریخ الاسلام الاطلاع علی کیفیة شیوع الاسلام فی اقطار العرب وغیرها من الممالک و کان الجزءان المذکوران مشتملین علی اطلاعات مهمة فی هذا الباب امر بطبعهما النواب وقار الملک بهادر لافادة العام ولا سیما لطلبة العلم من جماعة الاسلام نقلاً عن النسخة اللتی طبعت فی جرمن من بلاد اوربا - فانها نسخة رائقة تغلب علی الظن صحتها والثقة بها - ثم ان طبقات ابن سعد کتاب حافل فی خمسة عشر مجلداً و مختصرها اصغر منها وهی ایضا لابن سعد - و لیس القطع بان هذین الجزئین هل من اصل الطبقات ام من مختصرها و ایما کانت فهی من مزید الاعتبار و الثقة برتبة لا یوازیها غیر ها من کتب السیر کسیرة ابن هشام وما یماثلها" - ص ۲ - ۳ -

پندره جلدوں کی اس ضخیم کتاب سے فقط یہ دو جز کتاب میں آئے هیں - یہ اصل

طبقات سے ماخوذ ہے یا اسکے اختصار سے اسوقت اس سوال کا جواب یقیناً مشکل تھا مگر اب کوئی تحقیق کرنا چاھے تو یہ کام مشکل نہیں رھا ۔ عربی اور فارسی دونوں نسخوں میں سرورق بھی اور متن میں بھی بصراحت مذکور ہے کہ نواب وقار الملک کے حکم سے یہ کتابیں چھاپی گئیں عربی نسخے میں سرورق تاریخ طباعت سنۂ ھجری میں درج ہے جو ۱۳۰۸ھ ہے۔ جبکہ فارسی ترجمہ میں سنۂ عیسوی درج ہے جو ۱۸۹۱ ء ہے۔ تقویم تاریخی کی رو سے یہ دونوں سن ایک ھیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ھوا کہ عربی اور فارسی دونوں نسخے ساتھ چھپے ۔ علی گڑھ کالج کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ ۱۸۹۱ میں مولانا نے ایف اے میں داخلہ لیا ۔ متن میں یہ ذکر ہے کہ افادہ عام خاص کر مسلمان طلبہ کے لئے اس کی طباعت کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ لیکن سرورق عربی اور فارسی دونوں میں علی الترتیب «لافادة طلاب مدرسة العلوم علیگڑھ» اور بجھت افادہ طالب علمان مدرسة العلوم علیگڑھ کے الفاظ درج ھیں ۔ اس اندراج سے قطعیت کے ساتھ یہ بات مبرھن ھو جاتی ہے کہ یہ کتابیں (عربی فارسی) اصلاً علی گڑھ کالج کے طلبہ کے لئے چھاپی گئیں ۔ رسالہ بدأ الاسلام میں اس طرح کا کوئی اندراج نہیں ہے لیکن طرز اور نمونہ اس کا بھی بالکل یہی ہے اس لئے قیاس ہے کہ وہ بھی اسی مقصد سے اور اسی زمانے میں تیار کرائے گئے ۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے ریکارڈ سے تصدیق کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس میں کامیابی نہ ھوئی ۔

جیسا کہ عرض کیا گیا یہ کتاب دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلا جز ان ۷۵ خطوط پر مشتمل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے سلاطین اور دوسرے لوگوں کو ارسال کئے ۔ دوسرے جز میں عرب کے ان وفود کا ذکر ہے جو آنحضور کی خدمت میں آئے ۔ اور ان کی تعداد ۷۱ ہے۔ سب سے آخر میں وفد السباع کا ذکر ہے۔ طبقات ابن سعد چھپ کر عام ھو چکی ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ جہاں تک مولانا فراھی کے ترجمہ فارسی کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ نمونۃً ذیل میں عربی اور فارسی دونوں کے مختصر «اقتباسات درج کیے جاتے ھیں ۔ فراھی کی فارسیت اور ترجمے کی اھلیت کا خود ھی اندازہ ھو جائے گا ۔

عربی اقتباس

«وفد ثقیف ۔ اخبرنا محمد بن عمر الاسلمی عن عبد اللہ بن ابی یحیی الاسلمی عن من اخبرہ قال لم یحضر عروۃ بن مسعود و غیلان بن سلمۃ حصار الطائف کانا بجرش یتعالمان صنعۃ

المرادات و المنجنيق والدبابات فقدما و قد انصرف رسول الله عن الطائف فنصبا المنجنيق و المرادات و الدبابات و اعدا للقتال ثم القى الله فى قلب عروة الاسلام وغيره عما كان عليه فخرج الى رسول الله فاسلم ثم استاذن رسول الله فى الخروج الى قومه ليدعوهم الى الاسلام فقال انهم اذا قاتلوک قال لأنا احب اليهم من ابكار اولادهم ثم استاذنه الثانية ثم الثالثة فقال ان سئت فاخرج فخرج فسار الى الطائف خمسا فقدمم عشاءً فدخل منزله فجاء قومه فحيوه بتحية السرک فقال عليكم بتحية اهل الجنة السلام ودعاهم الى الاسلام "۔

(قطعة من طبقات محمد بن سعد كاتب الواقدى ص ٦٧ طبع فى مطبع مفيد عام الكائن فى بلدة اكبر آباد سنة ١٣٠٨هـ)

فارسی تـــــرجمـہ

"سفارت ثقيف ۔ آورده اند کہ عروه بن مسعود و غيلاں بن سلمه در محاصرۂ طائف نبودند۔ ودر مقام جرس فن فلاخن و سنگ انداز و دبابه می آموختند ۔ و چوں پیغمبر خدا از طائف باز می آمد فلاخن و سنگ انداز و دبابه را بر بائے کردند و بآهنگ بر خاش برخاستند ۔ مگر خدایتعالی دل عروه را بگردانید و خواهش اسلام درو افگند تاسوئے پیغمبر خدا آمد و اسلام گرفت و دستوری خواست تا بسوئے قوم خود باز رود وایشاں را سوئے اسلام بخواند ۔ آنحضرت فرمود باتو بجنگ بر خیزند ۔ گفت مرا از فرزندان خود عزیز تر دارند ۔ وچوں سہ بار پرسید ۔ آنحضرت فرمود اگر رفتن خواهی برو۔ عروه روانہ شد تابس از پنج روز بهنگام شام بہ طائف رسید و بمنزل خود در آمد مردماں بدیدارش آمدند و بهنجار مشرکان آبادس گفتند ۔ عروه گفت بآئین بهشتیاں سلام گوئید و ایشارا سوئے اسلام بخواند "۔

(ترجمہ فارسی ، پاره از طبقات محمد بن سعد کاتب الواقدی ص ٦١)

رسالہ بدء الاسلام کے برعکس اس کتاب میں فراہی نے اشعار کا بھی ترجمہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ ان اقتباسات سے ظاہر ہے فراہی نے ترجمے میں سند کو حذف کر دیا ہے اور اس کی جگہ "آورده اند" کہہ کر بات شروع کر دی ہے۔ طلبہ کے لئے اس کی ضرورت نہ تھی۔ اصل کی پابندی سے بے نیازی نے ترجمہ کو آزاد بنا دیا ہے اس ترجمے کی خوبی کے متعلق سید صاحب کا ایک فقره نقل کرکے بات ختم کرتا ہوں۔ "اس کی زبان ایسی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ سامانی کا کوئی نثر نویس فارسی لکھ رہا ہے "۔ یادرفتگان ص ١٣٢ ۔

مولانا فراہی کی ان دونوں کتابوں کے سرورق اور ابتدائی دو صفحات بصورت عکس ملاحظہ ہوں۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ترجمهٔ فارسی

رسالهٔ بدء الاسلام

رسالہ بدء الاسلام در سیرت نبوی علی صاحبها الصلوٰة والسلام که
بزبان عربی از تالیفات مولانا مولوی محمد شبلی نعمانی بوده است

مولوی محمد عبدالحمید صاحب

آنرا ترجمه نمودند

LIBRARY
Date ....
ALIGARH
UNIVERSITY

در مطبع مفید عام آگره طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی - من بنده آسی حمید فراهی - این نامه را که برادر معظم مولانا شبلی نعمانی در شرح سیر نبوی
از دفاتر سیر انتخاب زده ترتیب داده اند از تازی بفارسی در آوردم - وهذا اوان الشروع فی المقصود

ولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم

پیغمبر خدا محمد مصطفی در سنه ۴۰ از حکومت کسری تولد فرمود پدر آنجناب عبدالله بن عبدالمطلب بود
و مادر آمنه بنت وهب و دایه حلیمه سعدیه - آنحضرت دو ماهه بود که عبدالله بمرد و هشت سال پس از
واقعهٔ فیل عبدالمطلب هم براه عدم شتافت و ابوطالب را وصیت کرد تا آنحضرت را در کنار مهر پرورد
چون بآغاز جوانی رسید آوازهٔ پاکیزه خوئی و راستکاری آنجناب آویزهٔ گوش هر پیر و جوان شد
تا آنکه امین یعنی راستبازش میخواندند و هم ازینجا خدیجه که بانوی با شرافت و دولت بود
کار تجارتی بآنجناب بسپرد آنحضرت پذیرفت و متاعش بشام برده دران بازرگانی سود برداشت

چون باز آمدند و خدیجه در کار آنجناب صدق و صفا بیش از آن دید که گمان داشت درخواست کرد
تا جلیلهٔ آنحضرت باشد - پس آنحضرت با اعمام خود ابوطالب و حمزه و چند دیگر کسان پیش پدرش
که خویلد بن اسد بود رفتند تا عقد نکاح بخدیجه بسته شد - از خدیجه زینب و رقیه و ام کلثوم
و فاطمه و قاسم (که بدان کنیت میفرمود) و طاهر و طیب بوجود آمد - پسران آنجناب پیش از
هنگام پیغمبری سر در کنار اجل نهادند مگر دختران آن روز همایون یافتند و اسلام گرفتند -

آغاز رسالت

آنحضرت چون چهل ساله شدند ایزد پاک ایشان را به پیغمبری برگزید و فرقان مجید نازل فرمود
دران روزگار عرب بر یک ملت نبودند - گروهی دهریه بودند و میگفتند ان هی الا حیاتنا
الدنیا نموت ونحیی وما یهلکنا الا الدهر - و چون از روز رستخیز می شنیدند میگفتند
ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون - وگروهی خدای یگانه را میگرویدند مگر خداوندان
فروتر هم از ارواح و فرشتگان پیش اینها در کارگاه گیتی دستگاهی داشتند بتان را بنام
شان تراشیده می پرستیدند - و میگفتند ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی - وگروهی
میگفتند که فرشتگان همگی دختران یزدانی هستند - با اینهمه در پر فاشخری و باده خواری و
قماربازی و بدکاری و کشتن اولاد و معاملت ربوا - و کثرت نکاح و زنده در گور کردن دختران
همه بر یک جاده میرفتند چون پیغمبر خدا ایشان را براه راستین رهنمونی فرمود تا بتان را فرو هلند
و یگانه خدای را بپرستند برآشفتند و اعتراضات بیمعنی پیش آوردند - یکی گفتی اجعل الالهة
الها واحدا و یکی تقلید پیشینان را دستاویز ساختی و گفتی ما سمعنا بهذا فی آبائنا
الاولین - بل نتبع ما الفینا علیه آباءنا - پس چون از تیره درونی آن سخن با ایشان
در نگرفت - آنجناب بدلائل متین که جلوهٔ بداهت داشت و از گنجائی فهم آن گروه بیرون نبود